اخلاقیات کے حوالے سے ایک بہترین رسالہ

فضائلِ اخلاق

احادیث کی روشنی میں

.... مؤلف ....

ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی

نام کتاب	:	فضائل اخلاق احادیث کی روشنی میں
مؤلف	:	ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی
کمپوزنگ	:	نوری گرافک ورلڈ
صفحات	:	16
تعداد	:	آن لائن اشاعت
سن اشاعت	:	۲۰۱۶ء
طباعت	:	آن لائن اشاعت براے برکات لائبریری
ہدیہ	:	دعاے خیر

فضائلِ اخلاق احادیث کی روشنی میں

تالیف: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم۔ اما بعد!

اتمام اخلاق --- مقصدِ بعثت

اسلام میں اخلاقیات کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ ایمان وعقائد کی درستی کے بعد نیک اعمال وافعال کرتے ہوئے جب تک ایک مسلمان حُسنِ اخلاق جیسی صفت سے متصف نہ ہوجائے اس کی زندگی دوسروں کے لیے نمونۂ عمل نہیں بن سکتی۔ جب کہ ہر مسلمان دین کا داعی ہے۔ اس لحاظ سے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو اخلاقِ حسنہ سے آراستہ و پیراستہ کرے۔ ابتداے اسلام میں جہاں مجاہدینِ اسلام کی کوششوں سے اسلام کی ترویج و اشاعت ہوئی وہیں زمانۂ خیرالقرون کے نیک سیرت داعیانِ اسلام کے اخلاقِ حسنہ کی تلوار سے بھی اسلام خوب خوب پھیلا۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک اخلاق کا اتمام بھی ہے۔ آقاے کائنات ﷺ مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے اس کائناتِ گیتی میں مبعوث ہوئے۔ آپ کی حیاتِ تابندہ کا ایک ایک ورق آپ کے خُلقِ عظیم کا اجلا نقش ہے۔ قرآن کریم میں رب کریم جل جلالہٗ نے اپنے نبیِ کریم ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کی عظمت کو بیان فرمایا ہے۔ قرآن کے علاوہ آقاے کائنات ﷺ کے اخلاق سے متعلق نیز اخلاقِ حسنہ کی

عملی زندگی میں اہمیت وضرورت کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں۔

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ۔ (احمد، رقم ۸۹۵۲)

’’ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اچھے اخلاق کو اُن کے اتمام تک پہنچانے کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں۔‘‘

ہر صاحبِ ایمان واسلام سے دین کے اہم ترین مطالبات میں سے ایک تزکیۂ اخلاق بھی ہے۔ دنیوی واُخروی کامیابی وسرفرازی کے لیے یہ لازم ہے کہ انسان خالق اور مخلوق دونوں کے ساتھ اپنے عمل کو خلوص وللّٰہیت کے ساتھ طہارت و پاکیزگی کا مظہر بنائے۔ پاکیزہ عمل ہی ’’عملِ صالح‘‘ کہلاتا ہے۔ نبیِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی تھا کہ آپ اعلیٰ اخلاق کی تکمیل فرمادیں۔

اخلاقِ نبوی اور آپ ﷺ کا معیارِ فضیلت

خالقِ کائنات کی جملہ مخلوقات میں ہر لحاظ سے سب سے افضل واشرف اور اعظم و اکرم ذاتِ نبیِ کونین ﷺ ہی ہیں۔ آپ کی ذاتِ ستودہ صفات کو اللہ کریم جل جلالہٗ نے جملہ عیوب سے پاک ومنزہ بنا کر اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کو اللہ کریم جل جلالہٗ نے اخلاقِ حسنہ کا پیکرِ حسین بنایا اور آپ کی ذات کو جمیل اور اخلاق کو عظیم قرار دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ’’اور بے شک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے‘‘ (سورۃ القلم آیت ۴، ترجمہ کنزالایمان)

عاشقِ رسول امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی یوں نغمہ سرا ہوتے ہیں ؎

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا، ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

نبیِ کریم ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ بڑے عظیم تھے آپ ہر ایک سے بڑی خوش اخلاقی سے پیش آتے، کسی سے بدزبانی نہ کرتے نہ ہی کبھی بدگوئی۔ رحمتِ عالم ﷺ اُسی انسان کو سب سے اچھا قرار دیتے جس کے اخلاق اچھے ہوتے۔

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا۔ (صحیح بخاری، رقم ۳۵۵۹)

’’عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بدگوئی کرنے والے تھے نہ بدزبانی۔ آپ فرمایا کرتے تھے: تم میں سے بہترین لوگ وہی ہیں جو اپنے اخلاق میں دوسروں سے اچھے ہیں۔‘‘

(۳) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا۔ (صحیح مسلم، رقم ۶۰۳۳)

’’مسروق سے روایت ہے کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو ہم (ان کے ساتھ آنے والے صحابی) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے۔ انھوں نے دورانِ گفتگو رسول اللہ ﷺ کا ذکر چھیڑا اور یہ بتایا کہ آپ نہ بدگوئی کرنے والے تھے نہ بدزبانی اور یہ

بھی بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ’’تم میں سے بہترین لوگ وہی ہیں جو اپنے اخلاق میں دوسروں سے اچھے ہیں۔‘‘

(۴) قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا۔ (بخاری، رقم ۳۷۵۹)

’’عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ بدگوئی کرنے والے تھے نہ بدزبانی۔ آپ کا ارشاد ہے: مجھے تم میں سے وہی لوگ سب سے زیادہ محبوب ہیں جو دوسروں سے بہتر اخلاق والے ہیں۔‘‘

درج بالا احادیث آقائے کریم ﷺ کے اخلاقِ عالیہ کے پہلوؤں کو بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ تلخ و شیریں، غصہ و محبت، اچھے اور برے کسی حال میں بھی بدگوئی اور بدزبانی کرنے والے نہ تھے۔ آپ ﷺ خود بھی اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے اور آپ کے نزدیک وہی لوگ زیادہ پسندیدہ تھے جو اخلاق میں دوسروں سے بہتر ہوتے تھے۔

اخلاقِ حسنہ کی حیثیت

ایمان و عقیدے کی پختگی اور فرائض و واجبات کی تکمیل کے ساتھ ساتھ اخلاقِ حسنہ کو اپنی زندگی کا لازمی جز بنانا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ اخلاقِ حسنہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ احادیث طیبہ میں وارد ہوا ہے کہ میزانِ عمل پر اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی۔ اور یہ کہ اللہ کریم جل جلالہٗ بدگو اور بے حیا شخص کو پسند نہیں فرماتا

۔ چناں اللہ کریم جل جلالہٗ کی قربت ومحبوبیت کے ساتھ دنیوی واخروی اطمینان وسکون کے لیے بے حیائی اور بدگوئی سے پرہیز کرتے ہوئے اخلاقیات سے اپنے آپ کو مزین کریں۔

(۵) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ۔ (ابوداؤد، رقم ۴۷۹۹)

''ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میزان میں کوئی چیز بھی اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی نہ ہوگی۔''

(۶) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ۔ (ترمذی، رقم ۲۰۰۲)

''ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن مؤمن کی میزان میں کوئی چیز بھی اُس کے اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی نہ ہوگی اور بے شک اللہ تعالیٰ بے حیا بدگو شخص کو دشمن رکھتا ہے۔''

درج بالا احادیث طیبہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخرت میں نجات کے لیے وہ بہترین اور عمدہ عمل جس کا انسان تصور کرسکتا ہے، وہ اس کا اچھا اخلاق ہی ہے، چناں چہ یہی عمل میدانِ محشر میں میزانِ عمل پر سب سے زیادہ وزنی ہوگا۔ بے حیائی اور بدگوئی، ان دونوں صفات کو وہی شخص اپنا سکتا ہے جو اخلاق سے اصلاً عاری ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں مبغوض اور ناپسندیدہ ہے۔

اخلاق حسنہ کا درجہ

اخلاقِ حسنہ سے مسلمان کو بلند رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ ایمان وعقائد کی درستگی اور فرائض وواجبات کی ادائیگی کے بعد جب تک مسلمان اخلاقِ حسنہ کا پیکر نہیں بن جاتا اس کے درجات میں بلندی نہیں ہوتی۔ اللہ کریم جل جلالہٗ اُس بندۂ مومن کو درجوں بلند فرماتا ہے جس کا اخلاق اچھا ہوتا ہے۔

(۷) عَنْ عَائِشَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔ (ابوداؤد، رقم ۴۷۹۸)

''عائشہ رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بندہ مومن حسن اخلاق سے وہی درجہ حاصل کرلیتا ہے جو دن کے روزوں اور رات کی نمازوں سے حاصل ہوتا ہے۔''

(۸) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ۔ (ترمذی، رقم ۲۰۰۳)

''ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میزان میں کوئی بھی ایسی چیز نہ رکھی جائے گی جو حسن خلق سے بھی زیادہ وزنی ہو۔ انسان اپنے اچھے اخلاق سے دن بھر روزے رکھنے اور رات بھر نماز پڑھنے والے شخص کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔''

درج بالا احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کی رضا وخوشنودی کے لیے دن بھر روزے رکھنا اور رات بھر نماز پڑھنا یقیناً یہ دونوں بہت بڑے اعمال ہیں اور انسان ان سے بہت بلند درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن آقائے کائنات ﷺ نے اخلاقِ عالیہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہی درجہ انسان اچھے اخلاق سے بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اس سے اخلاقِ حسنہ کی عظمت کو بآسانی فہم کیا جا سکتا ہے۔

صراط مستقیم کی مثال

(۹)۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ زُورَانِ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ وَدَاعٍ يَدْعُو عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُو فَوْقَه (وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) وَالْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللّٰهِ حَتَّى يُكْشَفَ السِّتْرُ وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ وَاعِظُ رَبِّهِ۔ (ترمذی، رقم ۲۸۵۹)

"نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی مثال بیان کی ہے کہ وہ ایسا راستہ ہے جس کے دونوں طرف دو دیواریں ہیں، جن میں جا بجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور اُن پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ ایک بلانے والا اس راستے کے سرے پر بلا رہا ہے اور دوسرا اس کے اوپر سے بلا رہا

ہے۔ (اللہ دار السلام (جنت) کی طرف بلاتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے)۔ یہ دروازے جو صراطِ مستقیم کی دونوں اطراف پر ہیں، یہ اللہ کی حدود ہیں، کوئی شخص بھی ان حدود میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ پردہ نہ اٹھایا جائے اور وہ جو اس راستے کے اوپر سے بلا رہا ہے وہ اس کے رب کا ایک واعظ ہے۔"

(۱۰) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَعَلَى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُورَانِ فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا وَلَا تَتَفَرَّجُوا وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ جَوْفِ الصِّرَاطِ فَإِذَا أَرَادَ يَفْتَحُ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ وَالصِّرَاطُ الْإِسْلَامُ وَالسُّورَانِ حُدُودُ اللّٰهِ تَعَالَى وَالْأَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ مَحَارِمُ اللّٰهِ تَعَالَى وَذَلِكَ الدَّاعِي عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالدَّاعِي فَوْقَ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللّٰهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ۔ (مسند احمد، رقم ۱۷۱۸۲)

"نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی مثال بیان کی ہے کہ اس (راستے) کے دونوں طرف دو دیواریں کھنچی ہوئی ہیں، ان میں جا بجا کھلے ہوئے دروازے ہیں، جن پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ راستے کے سرے پر ایک پکارنے والا پکار رہا ہے کہ اے لوگو سب اس راستے پر آ جاؤ اور اس سے نہ ہٹو اور ایک پکارنے والا اس کے اندر سے پکار رہا ہے، چنانچہ جب کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی کا پردہ اٹھانا چاہتا ہے تو وہ پکار کر کہتا ہے: خبردار،

پردہ نہ اٹھانا۔ اٹھاؤ گے تو اندر چلے جاؤ گے۔ (آپ نے فرمایا:) یہ راستہ اسلام ہے، دیواریں اللہ کے حدود ہیں، دروازے اُس کی قائم کردہ حرمتیں ہیں، راستے کے سرے پر پکارنے والا منادی قرآن مجید ہے اور راستے کے اوپر سے پکارنے والا منادی خدا کا وہ واعظ ہے جو ہر بندہ مومن کے دل میں موجود ہے۔"

ان احادیث میں صراط مستقیم، اس کے اردگرد موجود دنیوی ترغیبات، اِن ترغیبات کا انسان کیسے شکار ہوتا ہے، قرآن مجید کی دعوت کیا ہے اور ضمیر انسان کی زندگی میں کیا کردار ادا کرتا ہے، اس سب کچھ کو بہت عمدہ اور بڑی واضح تمثیل میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس دنیا کو بڑی متوازن صورت میں آزمائش بنایا ہے۔ اس میں اگر ایک طرف نافرمانی کی ترغیبات موجود ہیں تو اُس کے مقابل میں اس سے روکنے کے لیے تنبیہات بھی موجود ہیں، چنانچہ یہاں اگر کوئی شخص جرم کرتا ہے تو وہ صرف اپنے فیصلے اور اپنے ارادے ہی سے کرتا ہے۔ وہ کسی دوسرے کو اپنی بدعملی کا ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتا۔

اعمالِ صالحہ کا دارو مدار

(۱۱) عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔ (بخاری، رقم۱، مسلم، رقم۴۹۲۷)

"علقمہ بن وقاص لیثی کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اعمال کا دارومدار تو بس نیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کے لیے وہی کچھ ہوگا جس کی اُس نے نیت کی ہوگی۔ چنانچہ جس کی ہجرت دنیا کی کسی چیز کے لیے ہوئی جسے وہ پانا چاہتا تھا یا کسی عورت کی خاطر ہوئی جس سے وہ نکاح کرنا چاہتا تھا تو اُس کی ہجرت (خدا اور اُس کے رسول کے لیے نہیں بلکہ) اسی چیز کے لیے شمار ہوگی جس کی خاطر اُس نے ہجرت کی ہوگی۔"

(۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي

النَّارِ۔ (مسلم، رقم ۴۹۲۳)

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے اُس شخص کا فیصلہ کیا جائے گا جو دنیا میں شہید ہوا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں لایا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان سب کو تسلیم کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے اِن نعمتوں کو پا کر کیا اعمال کیے۔ وہ کہے گا: اے باری تعالیٰ میں تیری راہ میں لڑا، یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: تو جھوٹ بولتا ہے تو میری راہ میں نہیں، بلکہ اِس لیے لڑا تھا کہ تُو بہادر کہلائے اور وہ تُو کہلا چکا۔ پھر اُسے جہنم میں پھینکنے کا حکم ہوگا، چنانچہ وہ اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

دوسرا وہ شخص ہوگا جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا (اور پڑھایا) تھا۔ اُسے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور میں لایا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ اُن سب کو تسلیم کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے اِن نعمتوں کو پا کر کیا اعمال کیے۔ وہ کہے گا: اے باری تعالیٰ میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری خوشنودی کے لیے قرآن پڑھا (اور پڑھایا)۔ پروردگار کہے گا: تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے میری خوشنودی کے لیے نہیں، بلکہ اس لیے علم سیکھا اور سکھایا تھا تا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور اس لیے قرآن پڑھا (اور پڑھایا) تا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص قاری (قرآن کا معلم) ہے، اور یہ تجھے کہا جا چکا۔ پھر اُسے جہنم میں پھینکنے کا حکم ہوگا، چنانچہ وہ اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

تیسرا وہ شخص ہوگا جسے اللہ نے کشادگی عطا فرمائی اور ہر طرح کا مال دیا تھا۔ اُسے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور میں لایا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ اُن

سب کو تسلیم کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اِن نعمتوں کو پا کر کیا اعمال کیے۔ وہ کہے گا: اے باری تعالیٰ میں نے تیری رضا کی خاطر ہر اُس موقع پر انفاق کیا ہے، جہاں انفاق کرنا تجھے پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: تو جھوٹ کہتا ہے تو نے میری رضا کے لیے نہیں، بلکہ اِس لیے مال خرچا تھا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور وہ تجھے کہا جا چکا۔ پھر اُسے بھی جہنم میں پھینکنے کا حکم ہوگا، چنانچہ وہ بھی اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

کسی عمل کے بارے میں جو دعویٰ کیا جا رہا ہے کیا وہ عمل اپنی حقیقت میں بھی ویسا ہی ہے۔ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب اگر ہاں میں ہو تو اس عمل کو ہم خالص عمل قرار دیتے ہیں اور اگر اس کا جواب نہ میں ہو تو پھر اس عمل کو ناخالص عمل قرار دیا جاتا ہے۔ ان احادیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ جن اعمال کے بارے میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ خدا کی رضا کے لیے کیے گئے ہیں، اگر وہ حقیقت میں کسی اور غرض سے کیے گئے تھے تو وہ انسان کو جہنم کا مستحق بنا دیں گے، کیونکہ خدا کسی ناخالص عمل کو ہرگز قبول نہیں کرے گا۔

ایک سچے مسلمان کو چاہیے کہ وہ ایمان وعقیدے کی درستگی کے ساتھ فرائض و واجبات اور نوافل کا اہتمام کرے۔ لیکن یاد رکھے کہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرے اور اپنے آپ کو حُسنِ اخلاق سے مکمل طور پر اس طرح آراستہ و پیراستہ کرے کہ لوگ اُس کی عادات و اطوار کو دیکھ کر اسلام کی طرف راغب ہوں۔